السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ خطبہ جمعہ وغیرہ میں واسطے سمجھانے عربی نہ جاننے والوں کے، خطبہ عربی کا اردو، پنجابی یا فارسی میں حسب حاجت ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف: ۴۰) ''فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔''

اگر کوئی شخص اس طور پر خطبہ پڑھے کہ اس میں عبارات عربی مثل آیات قرآنی اور احادیث اور ادعیہ ماثورہ کچھ نہیں ہوں تو یہ صورت جائز نہیں ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کرے، بلکہ عبارات عربیہ کو بھی پڑھے اور اس کے بعد اس کا ترجمہ کردے، تاکہ عوام الناس کو اس سے فائدہ پہنچے، یہ صورت جواز کی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے:

''کانت للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس'' (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۸۶۲)

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے دیتے تھے، ان دونوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوس فرماتے۔ قراءتِ قرآن کرتے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے۔''

جب تک ترجمہ نہیں کیا جائے گا تو عوام الناس کیوں کر سمجھیں گے؟ اور تذکیر کا اختصاص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس مقام میں کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کافی وشافی ہے۔
واللہ أعلم بالصواب۔

حررہ ابوالطیب محمد المدعو بشمس الحق العظیم آبادی۔ عفی عنہ۔
ابوالطیب محمد شمس الحق محمد اشرف عفی عنہ ابوعبداللہ محمد ادریس
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 133

محدث فتویٰ